روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
بدھ 26 فروری 2014ء 25 ربیع الثانی 1435 ہجری 26 تبلیغ 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 46

ہزار آیات سے بڑھ کر

حضرت عرباض بن ساریہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ سونے سے قبل ''سورالمسبحات'' (سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ الحدید، سورۃ الحشر، سورۃ الصّف، سورۃ الجمعہ، سورۃ التغابن اور سورۃ الاعلیٰ) کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ان میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیات سے بڑھ کر ہے۔

(سنن ترمذی کتاب فضائل القرآن باب فیمن قرء حرفاً حدیث نمبر :2845)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اپنے احباب میں تدبر قرآن کی عادت ڈالنے کے لئے مختلف طریقے سوچتے رہتے تھے۔

ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اپنے بعض خدام کو یہ کام سپرد فرمایا کہ وہ قرآن مجید کے اسماء، افعال اور حروف کی فہرستیں تیار کریں۔اس طریق سے خدام میں قرآن مجید کی خدمت اور اس پر غور وفکر کی عادت پیدا کرنا مقصود تھا۔

مولوی ارجمند خانصاحب کا بیان ہے کہ اس تحریک کے سلسلہ میں میرے حصہ میں اٹھارہواں پارہ آیا جو میں نے پیش کردیا۔

(ماہنامہ تشحیذ الاذہان مارچ 1912ء جلد7 ص 101)

یہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا عشق کا انداز تھا کہ قرآن کریم کی مختلف تفسیریں جمع کی تھیں جو اس دور میں یقیناً نایاب ہوتی تھیں اور بھیرہ یا قادیان منگوانا بہت مشکل ہوتا تھا۔فرماتے ہیں:۔

''ہمارے پاس قرآن مجید کی مختلف زبانوں کی تفاسیر موجود ہیں۔مثلاً سندھی زبان کی نہایت اعلیٰ درجہ کی تفسیر ہے۔اسی طرح چینی زبان کی تفسیر بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ایک تفسیر جاوی زبان کی بھی موجود ہے۔

سندھی، چینی اور جاوی زبانوں سے ناواقفیت کے باوجود ان تفسیروں کا حصول محض عشق کا ہی اعجاز ہے۔

26 فروری 1910ء کو فرمایا:۔

''مولانا مولوی فضل الرحمٰن صاحب گنج مراد آبادی کے ملفوظات میں میں نے پڑھا ہے۔انہوں نے لکھا ہے کہ ہم نے مولانا شاہ عبدالقادر صاحب سے دوسو برس پہلے ایک بھاکا کا ترجمہ دیکھا ہے جس میں اللہ کا ترجمہ من موہن لکھا تھا۔مجھ کو تو بڑا شوق ہوا کہ اس ترجمہ میں بڑے بڑے مفید الفاظ ہوں گے مگر ملا نہیں''۔ (الحکم 7/اکتوبر 1937ء)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی فرماتے ہیں:۔

تفسیر الفوز الکبیر سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو بہت محبت تھی اور آپ اپنے درس میں اس کو ضرور رکھتے تھے۔راقم کو جب یہ کتاب پڑھائی تو فرمایا مجھ کو یہ کتاب بہت ہی پسند ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تم اس کا اردو ترجمہ کرو اور اس پر ایسے حواشی بھی لکھ دو جو بعض مضامین کو زیادہ واضح کردیں اور مسئلہ ناسخ منسوخ پر بھی ایک حاشیہ لکھو۔کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ تک ان علوم وحقائق کو کھول دیا ہے جو اس وقت معلوم نہ تھے۔

میں نے اس حکم کی تعمیل میں الحمدللہ اس کتاب کا ترجمہ کردیا ہے اور وہ ترجمہ آپ کی زندگی ہی میں کیا گیا اور اس کو حضور نے پڑھا اور درست کیا آپ کے قلم کی اصلاح اصل مسودہ پر موجود ہے۔اللہ تعالیٰ چاہے گا تو چھپ بھی جائے گا۔

(الحکم 7/اکتوبر 1937ء)

خداتعالیٰ کی راہ میں وقف کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا:۔

''دنیا پیاسی ہے اور اس کی پیاس سوائے احمدیت کے اور کوئی نہیں بجھا سکتا۔ جب تک ہمارے پاس کافی تعداد میں واقفین موجود نہ ہوں اس وقت تک ہم یہ کام نہیں کرسکتے۔اس لئے میں پھر پوچھتا ہوں کہ کہاں ہیں حضرت حاجرہ علیہا السلام کی بہنیں جو اپنے بچوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کریں اور کہاں ہیں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے وہ بھائی جو دنیا کو چھوڑ کر اور دنیا کی لذت، آرام اور عیش سے منہ موڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف آئیں اور اس کی خاطر بیابانوں میں اپنی زندگیاں گزارنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔''

(روزنامہ الفضل 4 جولائی 1966ء)

مخلص نوجوان لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو خداتعالیٰ کی راہ میں وقف کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید)

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

مکرم ڈاکٹر مرزا امین بیگ صاحب آرتھوپیڈک سرجن امریکہ سے تشریف لا رہے ہیں۔موصوف مورخہ یکم مارچ سے چار پانچ دنوں تک ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔

مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب
آرتھوپیڈک سرجن

مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ
گائنا کالوجسٹ

دونوں ڈاکٹر صاحبان مورخہ 2 مارچ 2014ء کو ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ضرورت مند احباب پرچی روم سے پرچی بنوالیں۔مزید معلومات کیلئے استقبالیہ سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ادار یہ

قدیم ترین کیلنڈر اور قرآن

ماہرین آثار قدیمہ کا کہنا ہے کہ انہوں نے سکاٹ لینڈ کے آبرڈین شہر میں دنیا کا قدیم ترین قمری کیلنڈر دریافت کرلیا ہے۔

وارن فیلڈ کے علاقے میں کھدائی سے 12 گڑھے برآمد ہوئے جو چاند کی مختلف حالتوں کی عکاسی کرتے ہیں اور قمری مہینوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔

یونیورسٹی آف برمنگھم کے سائنسدانوں کی ٹیم کا اندازہ ہے کہ یہ کیلنڈر پتھر کے زمانے کے انسان نے بنایا تھا اور یہ دس ہزار برس پرانا ہے۔اس سے قبل قدیم ترین کیلنڈر میسوپوٹیمیا کے علاقے سے برآمد ہوئے تھے، لیکن وہ کئی ہزار برس بعد بنائے گئے تھے۔ یہ تحقیق انٹرنیٹ آرکیالوجی نامی جریدے میں شائع ہوئی ہے۔

گڑھوں کی مخصوص ترتیب اس طرح رکھی گئی ہے جو گرمیوں کے وسط میں طلوع آفتاب سے ہم آہنگ ہو جاتی ہے، جس سے اس زمانے کے انسانوں کو وقت اور گزرتے ہوئے موسموں کا بہتر اندازہ لگانے میں مدد ملتی ہوگی۔اس تحقیق کے سربراہ ونس گیفنی ہیں۔ وہ کہتے ہیں شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ سکاٹ لینڈ میں قدیم انسان کو نہ صرف سالہا سال تک وقت کا تعین کرنے کی ضرورت تھی بلکہ ان کے پاس وہ تکنیکی مہارت بھی موجود تھی جس سے وہ قمری سال کے اندر موسمی تغیر کا حساب رکھ سکیں اور یہ سب کچھ مشرق وسطیٰ میں پہلے باضابطہ کیلنڈروں سے پانچ ہزار سال قبل ہوا۔انہوں نے کہا کہ یہ تاریخ کی تشکیل کی جانب اہم قدم ہے۔

یونیورسٹی آف سینٹ اینڈریوز کے ڈاکٹر رچرڈ بیٹس نے کہا کہ یہ دریافت پتھر کے زمانے کے سکاٹ لینڈ کے بارے میں نئی سنسنی خیز معلومات فراہم کرتی ہے۔ وارن فیلڈ کا سراغ پہلی بار اس وقت ملا جب سکاٹ لینڈ کے آثار قدیمہ کے ادارے نے فصلوں میں بننے والے نشانات کا فضا سے جائزہ لیا۔

ادارے کے فضائی سروے کے پراجیکٹ مینیجر ڈیو کاؤلی نے کہا ہم 40 برسوں سے سکاٹ لینڈ کی فضائی تصاویر لے رہے ہیں اور اس دوران ہم نے ہزاروں آثار قدیمہ دریافت کئے ہیں جن کا زمین سے پتہ نہیں چلایا جاسکتا تھا۔ تاہم وارن فیلڈ کی دریافت سب سے مختلف تھی۔ یہ بات بہت قابل ذکر ہے کہ ہمارے فضائی سروے سے اس جگہ کی نشاندہی میں مدد ملی جہاں وقت ایجاد کیا گیا تھا۔

(بی بی سی اردو ڈاٹ کام 15 جولائی 2013ء)

اس سے قبل 1988ء میں یہ خبر آئی تھی کہ

آثار قدیمہ کے بارہ میں ایک ریسرچ سے انکشاف ہوا ہے کہ 13 ہزار برس قبل بھی انسان کیلنڈر بناتے تھے۔ جانوروں کی ہڈیوں کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ایک خرگوش کی ٹانگوں کی ہڈیوں کو کاٹ کر 29 حصوں میں تقسیم کیا تھا جو قمری مہینے کے دنوں کے برابر تھے۔ لنکا شائر یونیورسٹی کے ماہر آثار قدیمہ روجر جیک نے کہا کہ خرگوش کی ٹانگوں کی ہڈیوں کو قمری کیلنڈر کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ (جنگ 4 جنوری 1988ء)

پس چاند کے بارہ گڑھے سال کے 12 قمری مہینوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اور ہڈیوں کے 29 ٹکڑے ہر قمری مہینے کے دنوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اب اس پس منظر میں قرآن مجید کی یہ آیت پڑھیے:

یقیناً اللہ کے نزدیک جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اللہ کی کتاب میں مہینوں کی گنتی بارہ مہینے ہی ہے ان میں سے 4 حرمت والے ہیں۔ یہی قائم رہنے والا اور قائم رکھنے والا دین ہے۔

(التوبہ۔36)

حضرت مسیح موعود نے کیا سچ فرمایا ہے:

کوئی نئی تحقیقات یا علمی ترقی نہیں جو قرآن شریف کو مغلوب کر سکے اور کوئی صداقت نہیں کہ اب پیدا ہوگئی ہو اور وہ قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 652)

پھر فرمایا:

جس قدر علوم طبعی پھیلتے جاتے ہیں اور پھیلیں گے اسی قدر قرآن کی عظمت اور خوبی ظاہر ہوگی......

ہمارا تو مذہب یہ ہے کہ علوم طبعی جس قدر ترقی کریں گے قرآن کریم کی عظمت دنیا میں قائم ہوگی۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 361-362)

رپورٹ سیکرٹری جنرل جماعت احمدیہ ناروے

جماعت ناروے کا مثالی وقار عمل یکم جنوری 2014ء

یہ لوگ صفائی کر رہے تھے جب ساری قوم سو رہی تھی

جماعت احمدیہ ناروے کا طُرّہ امتیاز رہا ہے کہ ہم ہر نئے سال کے آغاز میں اپنے آقا و مولیٰ کے حضور نماز تہجد کیلئے بیت الذکر میں جمع ہوتے ہیں۔ مثالی وقار عمل کیلئے تیاری کی جاتی ہے۔ نیشنل امیر مکرم زرتشت منیر احمد خاں صاحب نگرانی فرماتے ہیں۔

امسال بھی نماز تہجد کیلئے خدام، انصار اور اطفال جمع ہوئے۔ مشنری انچارج چوہدری شاہد محمود کاہلوں صاحب نے نماز تہجد اور نماز فجر پڑھائی۔

خشیت الٰہی اور تضرعات سے دعائیں کی گئیں۔ درس دیا گیا۔ محترم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ مثالی وقار عمل میں تقریباً 90 خدام، انصار اور اطفال نے شرکت کی۔ ناشتہ کے بعد دو گروپس ترتیب دیئے گئے جنہوں نے نئے سال کے لئے عوام کی ستعمال شدہ آتشبازی کو صاف کرنا تھا۔

ایک ٹیم محترم نیشنل امیر صاحب اور مشنری انچارج محترم چوہدری شاہد محمود کاہلوں صاحب کی معیت میں فروگنر پارک میں صفائی کیلئے روانہ ہوئی ۔ جماعت کرسچن ساند اور تھونس برگ جماعت نے بھی اپنے اپنے شہروں میں وقار عمل کیا۔ دوسری ٹیم بیت النصر کے گردونواح اور فیورست سینٹر کے علاقہ میں تکلیف دہ بکھری ہوئی اور استعمال شدہ آتشبازی کو اکٹھا کرنے کیلئے ترتیب دی گئی۔

بیت النصر، فروگنر پارک، تھونس برگ اور کرسچن ساند کے جماعتوں نے مثالی وقار عمل کیا اور اخبارات اور ٹیلیویژن نے تصویری خبریں نشر کیں اور آرٹیکل لکھے اور بڑے ہی تحسین آمیز الفاظ سے نوازا اور بڑے اچھے رنگ میں جماعت احمدیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ممنونیت کا اظہار کیا۔

این آر کو ٹی وی چینل کی نشریات میں وقار عمل کی تصویر دکھائی گئی اور میونسپلٹی کے ایڈوائزر نے کہا کہ دیگر بہت ساروں کو جماعت احمدیہ کی تقلید کرنی چاہئے۔ اور ان سے سیکھنا چاہئے۔ مسٹر Stian Berger Røsland نے مزید توصیفی کلمات ادا کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو نہایت اعلیٰ خراج تحسین پیش کیا۔ اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے اس عمل میں جو وہ نئے سال کے موقع پر آتشبازی کی باقیات اکٹھی کر کے گردونواح کے ماحول کو صاف کرتی ہے ہم میں سے ہر ایک کے لئے inspiration ہونی چاہئے۔

فروگنر پارک میں Tv-2 نے لائیو خبر نشر کی اور ایک چھوٹے ہیلی کاپٹر سے وقار عمل کی تصاویر اُتاریں۔ اس وقار عمل میں مکرم امیر صاحب اور مشنری انچارج صاحب نے بھی شرکت کی۔ تھونس برگ جماعت کی خبر اخبار Fvn میں شائع ہوئی اور اِن الفاظ میں اظہار تشکر پیش کیا کہ یہ لوگ صفائی کر رہے تھے جبکہ آپ سو رہے تھے۔ ایسے ہی الفاظ NRK کی نشریات میں بیان کئے گئے۔

”یہ لوگ صفائی کر رہے تھے جب کہ اوسلو سویا ہوا تھا“۔

جماعت احمدیہ ناروے ہر سال مثالی وقار عمل کرتی ہے اور ہمارے اس عمل کو بڑی پذیرائی ملتی ہے۔ جو محض للہ ہے۔ ناروے کے طول وعرض میں اخبارات اور ٹی وی کے ذریعہ حب الوطن من الایمان کا پیغام پہنچتا ہے اور اب گزشتہ دس سالوں سے یہ احسن کام جاری ہے۔ جماعت کے اس کام سے خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا مقام اور عزت بلند سے بلند تر ہوتا جا رہا ہے۔

لمبی عمر کا راز۔ خدمت خلق

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

معلوم ہوتا ہے ہر انسان کے لئے Inherent یعنی ودیعت کی ہوئی کچھ عمر ہے۔ وہ اپنی زندگی کو جس طرح چاہے استعمال کرے۔ اسی طرح کا جواب اس کی عمر کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ اگر وہ اپنی عمر عزیز کو ضائع کرے گا اور سرکشی سے کام لے گا اور خدا تعالیٰ کے بیان فرمودہ قوانین کے اندر نہیں رہے گا اور اعتدا کرے گا تو وہ مدت معینہ جو اس کے لئے مقرر ہے اس کے پہلے کنارے پر وہ پکڑا جائے گا اور اگر اس نے ان سب تقاضوں کو پورا کیا تو پھر وہ آخری مدت تک پہنچایا جائے گا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ خدمت خلق لمبی عمر کا راز ہے۔

(البدر مورخہ 22 مئی 1903ء)

اگر عمر کی تعیین ایک لمحہ، ایک ثانیہ سے تعلق رکھتی ہے تو پھر یہ بات ہی بے معنی بن جاتی ہے۔ اس سے لازماً یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کو جو فہم قرآن عطا فرمایا گیا تھا اس سے آپ نے یہ راز پایا کہ بظاہر عمر مقرر ہے لیکن اس عمر کی دو حدیں مقرر ہیں ایک اول حد اور ایک آخر حد۔

(خطبات طاہر جلد 2 ص 286)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

ا۔حفیظ

دینی تعلیمات، حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ کے ارشادات کی روشنی میں

اولاد کی نیک تربیت میں ماں کا اہم کردار

خود نیک اور خدا پرست بنو کہ تمہارے بچے بھی بڑے ہو کر نیک اور خدا پرست ہوں

ہر انسان کی شدید خواہش ہوتی ہے کہ اس کے گھر کا ماحول ہر اعتبار سے بہت اچھا ہو۔ امن و سکون اور محبت کا گہوارا ہو۔ دنیا میں ہر چیز حاصل کرنے کے لئے کچھ قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔ پس اس خواہش کی تکمیل کے لئے بھی ضروری ہے کہ کچھ قیمت ادا کی جائے، جذبات کی قربانی، صبر و حوصلہ، حسن سلوک اور فرائض کی بجا آوری وغیرہ۔ پس گھر میں جنت نظیر معاشرہ کے قیام اور آئندہ آنے والی نسلوں کی کامیابی کی ضمانت والدین کی ذمہ داری ٹھہرتی ہے اور ان کو قربانی دینی پڑتی ہے یہ اولاد کا حق ہے کہ اس کی تربیت کی جائے کیونکہ وہ والدین ہی سے وجود میں آئی ہے اور دنیا میں وہ اپنے والدین ہی سے منسوب ہوتی ہے۔

خداتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے

’’اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔‘‘ (سورۃ تحریم آیت 6)

یعنی اولاد کی تربیت اس رنگ میں کی جائے کہ وہ خدا کی مقرب کہلانے والی ہو اور معاشرے کا مفید رکن بننے والی ہو۔

ایک حدیث میں ہے

آنحضرتؐ نے فرمایا ہر بچہ فطرت اسلامی پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں (یعنی قریبی ماحول سے بچے کا ذہن متاثر ہوتا ہے)۔ جیسے جانور کا بچہ صحیح و سالم پیدا ہوتا ہے۔ کیا تمہیں اُن میں کوئی کان کٹا نظر آیا ہے؟ (کیونکہ بعد میں پھر جانور کے بچوں کو عیب دار بناتے ہیں۔)

(صحیح مسلم کتاب القدر باب کل مولود یولد علی الفطرۃ)

اب یہ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اولاد کو یہودی، نصرانی یا مجوسی بنانے کی بجائے ایک خدا کی عبادت کرنے والا بنائیں تاکہ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو جہنم کا ایندھن بننے سے بچائیں۔ اس لئے والدین کی اولاد کی خواہش بھی نیک نیتی پر مبنی ہونی چاہئے کہ دین کے احکامات پر بہترین طور پر عمل کرنے والا اور معاشرے کا مفید جز بننے والا ہو نہ کہ صرف اس لئے کہ دنیا میں ان کا کوئی نام لینے والا ہو خاندان کو آگے چلانے والا ہو۔

حضرت مسیح موعود ارشاد فرماتے ہیں۔

’’لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں مگر نہ اس لئے کہ وہ خادم دین ہو بلکہ اس لئے کہ دنیا میں کوئی ان کا کوئی وارث ہو اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا۔ نہ اس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد اول۔ صفحہ 562)

ایک حدیث میں ہے

حضرت ایوبؓ اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 342)

تربیت اولاد کی ذمہ داری بحیثیت ماں عورت پر زیادہ ہوتی ہے کہ اس کو ادب سکھائے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کے لئے اس کی رہنمائی کرے اور اطاعت پروردگار میں اس کی مدد کرے۔ بچے اپنے بچپن کا زیادہ تر حصہ اپنی ماؤں کے دامن ہی میں گزارتے ہیں اور اسی زمانہ میں آئندہ زندگی کے رُخ کی بنیاد پڑتی ہے۔ لہٰذا افراد کی خوش بختی اور بدبختی اور معاشرے میں ترقی اور تنزل کی کنجی ماؤں کے ہاتھ میں ہے۔ عورت کا مقام وکالت، وزارت یا افسری میں نہیں ہے۔ یہ سب چیزیں مقام مادر سے کہیں کم ہیں۔ کیونکہ مائیں کامل اور کامیاب انسانوں کی پرورش کرتی ہیں اور صالح، وزیر، وکیل، ڈاکٹر، افسر، مربی اور استاد پروان چڑھاتی اور معاشرے کو عطا کرتی ہیں۔ لیکن بعض دفعہ ماں کی لاپرواہی کی وجہ سے اس سے برعکس ہوتا ہے۔

خداتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

’’نیک عورتیں فرمانبردار اور غیب میں بھی ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں جن کی حفاظت کی اللہ نے تاکید کی ہے۔ ان تاکید کی جانے والی چیزوں میں ایک اولاد بھی ہے۔‘‘

(النساء135)

ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا:۔

تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک کی جواب دہی ہوگی، امام نگران ہے اس کی جواب دہی ہوگی۔ آدمی اپنے گھر والوں پر نگران ہے اور اس سے جواب طلبی ہوگی اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اس سے اس بارے میں جواب طلبی ہوگی اور غلام اپنے آقا کے مال پر نگران ہے اور اس سے بھی جواب دہی ہوگی۔ سنو تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اُس کی نگرانی کے متعلق جواب طلب کیا جانے والا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعۃ، صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران بنائی گئی ہے۔ وہ اس کی غیر حاضری میں اس کے گھر اور اس کی اولاد کی نگرانی اور حفاظت کی ذمہ دار ہے۔

انسان کمزور پیدا ہوتا ہے۔ اسے توانائی کی ضرورت ہوتی ہے اسے مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو چیزیں پیدائش کے وقت اس کے پاس نہیں ہوتیں وہ اسے جسمانی اور ذہنی نشوونما کے ساتھ ساتھ تعلیم و تربیت سے ملتی ہیں اور تعلیم و تربیت کے لئے بچے کی پہلی درسگاہ ماں کی آغوش ہے۔ وہ زندگی کا پہلا سبق وہاں سے ہی سیکھتا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ عام طور پر لوگ اس کے معنی اطاعت اور فرمانبرداری کے لیتے ہیں یہ بھی درست ہے لیکن اس کے اصل معنی یہ ہیں کہ درحقیقت قوم میں جنت تب آتی ہے جب مائیں اچھی ہوں اولاد کی صحیح تربیت کرنے والی ہوں۔ جس قوم کی اولاد اچھی نہیں وہ جنت کبھی نہیں حاصل کر سکے گی۔ پس درحقیقت قوم میں جنت ماؤں ہی کے ذریعہ سے آتی ہے جس رنگ میں بچوں کی تربیت کریں گی اسی رنگ میں اس قوم کے کاموں کے نتائج بھی اچھے یا برے پیدا ہوں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

پس یہ تربیت اولاد عورت پر سب سے زیادہ فرض ہے۔ جب تک احمدی عورت اس ذمہ داری کو سمجھتی رہے گی اور اپنے بچوں کی دنیاوی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ ان سے بڑھ کر دینی تعلیم و تربیت کی طرف بھی توجہ دیتی رہے گی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک نسل پروان چڑھتی رہے گی۔ بچوں نے کیونکہ زیادہ وقت ماں کے زیر سایہ گزارنا ہوتا ہے اس لئے ماں کا اثر بہرحال بچوں پر زیادہ ہوتا ہے۔

(الازھار لذوات الخمار جلد سوم حصہ اول صفحہ 262)

پس ایک ماں اپنے بچے کے مستقبل کے بہترین ہونے اور ناکام ہونے کی ضمانت ہوتی ہے۔ بچوں کی تربیت جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو شروع ہوجاتی ہے بچوں کا ذہن کورے کاغذ کی طرح ہوتا ہے جس پر ہر قسم کی تحریر لکھی جاسکتی ہے۔ اچھی بھی بری بھی۔ بچہ اپنے اردگرد ہونے والے واقعات کو اپنے ذہن میں جذب کرتا رہتا ہے۔ بچہ چاہے ایک مہینے کا ہی کیوں نہ ہو اسے بے شعور نہیں سمجھنا چاہئے۔ وہ اردگرد کی ایک ایک حرکت کو ذہن نشین کرتا ہے اسی لئے بچپن کی عادات اور باتیں ذہن میں ایسی پختہ ہوتی ہیں کہ ان کو نکالنا دشوار ہوجاتا ہے۔ اس لئے بچوں کو نیک اور فرمانبردار بنانے کے لئے شروع ہی سے اس پر توجہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

یہ بات بھی غور کرنے کے قابل ہے کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے۔ جب داڑھی نکل آئی تب ضَرَبَ یَضْرِبُ یاد کرنے بیٹھے تو کیا خاک ہوگا۔ طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے انسانی عمر کے کسی دوسرے حصہ میں ایسا حافظہ کبھی بھی نہیں ہوتا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ طفولیت کی بعض باتیں تو اب تک یاد ہیں۔ لیکن پندرہ برس پہلے کی اکثر باتیں یاد نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں اور قویٰ کی نشوونما کی عمر ہونے کے باعث ایسے دلنشین ہوجاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہوسکتے غرض یہ ایک طویل امر ہے۔ مختصر یہ کہ تعلیمی طریق میں اس امر کا لحاظ اور خاص توجہ چاہئے کہ دینی تعلیم ابتداء سے ہی ہو اور میری ابتداء سے یہی خواہش رہی ہے اور اب بھی ہے اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 44)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

بچے کی وہ عمر جس میں وہ نقال ہوتا ہے اور باتیں سیکھتا ہے پانچ چھ سال کی ہوتی ہے صرف ماں جس کے پاس وہ ہر وقت رہتا ہے اس کی نگرانی کرسکتی ہے اگر ماں بچے کے سامنے جھوٹ بولے گی تو بچہ بھی جھوٹ بولنا سیکھ لے گا اور ماں چوری کرے گی تو بچہ بھی چوری کرنا سیکھ جائے گا اور اگر ماں دین سے بے پرواہی اور غفلت اختیار کرے گی تو بچہ بھی دین سے بے پرواہ اور غافل ہو جائے گا۔ اگر ماں اس کے سامنے سچ بولے گی تو بچے میں بھی اخلاق فاضلہ پیدا ہوجائیں گے۔ اگر ماں غریبوں اور مسکینوں پر رحم کرے گی تو بچہ میں بھی رحم کا مادہ پیدا ہوجائے گا۔ غرض ماؤں کی تربیت پر ہی بچہ کے مستقبل کا انحصار ہوتا ہے۔

(الازھار لذوات الخمار صفحہ 319)

بچپن میں پڑنے والی عادات میں ماؤں کا بہت کردار ہوتا ہے وہ اچھی ہوں یا بُری اس بارے میں ایک مشہور واقعہ ہے کہا جاتا ہے کہ ایک آدمی جس نے جرموں کی انتہا کردی کئی قتل کیے کئی ڈاکے ڈالے اور دوسرے کئی قسم کے بے انتہا جرم

کیئے۔ وہ پکڑا گیا اور ان جرموں کی وجہ سے اسے پھانسی کی سزا ہوئی تو جب پھانسی پر لٹکانے لگے تو اس سے پوچھا کہ تیری کوئی خواہش ہے؟ اس نے کہا ہاں میری ایک خواہش ہے اور وہ یہ کہ پھانسی پر جانے سے پہلے مجھے میری ماں سے ملوادو اس کو بالکل میرے قریب لے آؤ اور سب پیچھے ہٹ جائیں۔ چنانچہ اس کی یہ خواہش جب پوری کی گئی تو تو اس نے اپنی ماں کو کہا کہ پھانسی چڑھنے سے پہلے تجھے پیار کرنا چاہتا ہوں لیکن پیار بھی تیری زبان پر کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ ماں نے بچے کی خواہش کے مطابق اپنی زبان باہر نکالی تو اس شخص نے اپنی ماں کی زبان کو اپنے دانتوں سے اس زور سے کاٹا کہ وہ آدھی علیحدہ ہوگئی۔ ماں درد کی شدت سے شور مچانے لگی جیل کے سپاہی جو ساتھ کھڑے تھے وہ دوڑتے ہوئے آئے اور اسے کہا بے شرم انسان تجھے شرم نہیں آتی کہ اتنے جرم کرنے کے بعد تجھے پھانسی لگ رہی ہے اور آج کوئی نیک کام کرنے کی بجائے تو نے اپنی ماں کی زبان کاٹ دی تو اس نے کہا آج ہی تو میں نے نیک کام کیا۔ میں نے جب چھوٹے چھوٹے جرم کرنے شروع کئے تھے تو لوگ جب میری شکایت کرتے تھے تو میری ماں میری طرفداری کرتی تھی اور باوجود پتہ ہونے کے مجھے ان کاموں سے روکتی نہیں تھی۔ جس سے مجھے آہستہ آہستہ جرأت پیدا ہوئی اور میں بڑا مجرم بن گیا۔ اگر میری ماں کی یہ زبان مجھے اس وقت نیکی اور برائی کی تمیز سکھاتی تو میں مجرم نہ بنتا پس میں نے اپنے ساتھ ساتھ اپنی ماں کو جو سزا دی ہے وہ جائز ہے اور ایسی ماں کے ساتھ یہی سلوک ہونا چاہئے۔

لہٰذا اس عمر کے بچوں پر جو نقوش آپ نے مرتسم کردیئے اگر وہ جہنم میں لے جانے والے نقش ہیں تو بچوں سے ہی نہیں آپ سے بھی پوچھا جائے گا اور اگر ایسے نقش مرتسم کردیئے جو جنت کے رہنے والوں کے نقوش ہوتے ہیں تو پھر آپ بڑے خوش نصیب ہیں کیونکہ آپ کی اولاد در اولاد در اولاد کی نیکیاں بھی آپ کے نام پر ہمیشہ لکھی جائیں گی جو آپ کے درجات کی بلندی کا موجب بنتی چلی جائیں گی۔

(مشعل راہ جلد سوم صفحہ 304)

اس عمر کے بچوں کی تعلیم کی طرف بھی خاص توجہ دینی چاہئے تاکہ آگے جا کر تعلیم کے مختلف میدانوں میں کامیابی حاصل کرسکیں اور حضرت مسیح موعود کے الہام کو سچا کرنے والے بنیں کہ تیرے فرقہ کے لوگ علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔ لیکن دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم کی طرف بھی خاص توجہ دینی چاہئے کیونکہ عموماً پڑھائی کا بوجھ زیادہ ہونے کی وجہ سے اس طرف رجحان کم ہوجاتا ہے جو آنے والی نسلوں کی دین سے دوری قدرتی عمل بن جاتا ہے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

اس وقت (۔) کی حالت کیوں خراب ہے وہ دن بدن دین کو کیوں چھوڑ رہے ہیں اس لئے کہ جب وہ بچے تھے اور ماؤں سے انہیں دین کی تعلیم نہیں ملی اور جب مدارس میں گئے تو پھر دہریت کی صدائیں کان میں آنے لگیں۔

(الفضل 18 جون 1913ء صفحہ 11)

پھر ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں۔

ایک اور خرابی یہ ہے کہ اور تو ساری باتیں بچپن میں سکھانے کی خواہش کی جاتی ہے مگر دین کے متعلق کہتے ہیں کہ بچہ بڑا ہو کر سیکھ لے گا ابھی کیا ضرورت ہے۔ بچہ نے ابھی ہوش نہیں سنبھالی ہوتی اور ڈاکٹر منع کرتا ہے کہ ابھی اسے پڑھنے نہ بھیجو مگر ماں باپ اسے سکول بھیج دیتے ہیں.... ان کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ وہ سال جو اس کے ہوش میں آنے کے ہیں ان میں بھی کچھ نہ کچھ پڑھ ہی لے مگر نماز کے لئے جب وہ بلوغت کے قریب پہنچ جاتا ہے تب بھی یہی کہتے ہیں ابھی بچہ ہے بڑا ہو کر سیکھ لے گا۔ اگر یہ کہا جائے کہ بچے کو نماز کے لئے جگاؤ تو کہتے ہیں نہ جگاؤ نیند خراب ہوگی لیکن اگر صبح امتحان کے لئے انسپکٹر نے آنا ہو تو ساری رات جگائے رکھیں گے گویا انسپکٹر کے سامنے جانے کا تو اتنا فکر ہوتا ہے مگر یہ فکر نہیں کہ خدا کے حضور جانے کے لئے جگادیں۔ تو بچے کو بچپن میں ہی دین سکھانا چاہئے۔ جو بچپن میں نہیں سکھاتے تو ان کے بچے بڑے ہو کر بھی نہیں سیکھتے ...... مگر مصیبت یہ ہے کہ دنیا کے کاموں میں جو عمر بلوغت کی سمجھی جاتی ہے دین کے متعلق نہیں سمجھی جاتی۔ ...... بچہ جو چند سال کا ہوتا ہے اگر قلم اٹھا کر کہیں پھینک دیتا ہے تو اسے دھمکایا جاتا ہے اگر کسی کتاب کو پھاڑ دیتا ہے تو اسے ڈانٹا جاتا ہے لیکن اگر خدا کے دین کو خراب کرے تو کچھ نہیں کہا جاتا۔

(الازھار لذوات الخمار صفحہ 127)

ہشام بن سعد سے روایت ہے کہ حماد بن عبداللہ بن خبیر کے گھر گئے انہوں نے اپنی بیوی سے دریافت کیا کہ بچہ کب نماز پڑھنی شروع کرے۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے ایک آدمی نے رسول ؐاللہ سے یہ امر دریافت کیا تو رسول ؐاللہ نے فرمایا کہ بچہ جب اپنے دائیں ہاتھ اور بائیں ہاتھ میں تمیز کرنا جان لے تو اسے نماز کا حکم دو۔

(سنن ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب متی یؤمر الغلام بالصلوٰۃ)

پھر ایک حدیث میں ہے کہ اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو پھر دس سال کی عمر میں انہیں سختی سے کاربند کرو نیز ان کے بستر الگ الگ بچھاؤ۔

(سنن ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب متی یؤمر الغلام بالصلوٰۃ)

دینی تعلیم میں نماز کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود بھی بے حد اہم ہیں۔ کیونکہ قرآن پاک اور یہ کتب بھی بچوں کی تربیت کا باعث بنیں گی اور زندگی ان کے لئے ایک بیش قیمت خزانہ ثابت ہوں گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

پھر سب سے اہم دینی تعلیم ہے آپ خود بھی یہ حاصل کریں قرآن کریم پڑھنا سیکھیں اور اپنے بچوں کو بھی ضرور پڑھائیں اگر احمدی ہونے کے بعد کسی احمدی کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت قرآن کریم پڑھنا نہیں آتا تو اس کا احمدی ہونا بے فائدہ ہے۔ تو جب آپ قرآن پڑھیں گی اور بچوں کو بھی خاص توجہ سے قرآن کریم پڑھوائیں گی تو انشاءاللہ اس کی برکت سے آپ اپنی زندگیوں میں بھی، اپنے بچوں کی زندگیوں میں بھی انقلاب لانے والی ہوں گی۔

(الازھار لذوات الخمار جلد سوم حصہ اول صفحہ 245،244)

پھر اسی طرح حضرت مسیح موعود کی کتب کے مطالعہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

کتنا ہی بدبخت ہے وہ بچہ جس کے باپ نے اس کو روحانی ورثہ سے محروم کردیا ہے جو حضرت مسیح موعود نے اس زمانہ میں دوبارہ لا کر ہمیں دیا ہے اور کتنا ہی بدبخت ہے وہ باپ جس کو یہ تو خیال ہے کہ اس کی مادی دولت اور جائیداد تو اس کی اولاد میں بطور ورثہ کے جائے لیکن اسے یہ خیال نہیں کہ یہ روحانی ورثہ اور (۔) کا کھویا ہوا مال جو ہمیں حضرت مسیح موعود کے طفیل اس زمانہ میں دوبارہ ملا اس کی اولاد میں نہ جائے۔

پھر بچوں کی صحبت کا بھی خاص خیال رکھنا چاہئے کہ وہ کن کے ساتھ رہتے ہیں کن کے ساتھ کھیلتے ہیں۔ بعض دفعہ مائیں اپنے بچوں کو نوکرانیوں کے حوالے کرکے خود بے خبر ہوجاتی ہیں لیکن وہ اس بات کو نہیں سوچتی کہ وہ نوکرانیاں بچے کا خیال تو رکھ لیں گی لیکن ان کو وہ اخلاق نہیں سکھاتیں جو معاشرے کے ایک مفید فرد میں ہوتے ہیں بلکہ بعض دفعہ اس کے بالکل برعکس وجود معاشرے کو برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول ؐاللہ نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے زیر اثر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر ایک خیال رکھے کہ وہ کیسے دوست بنا رہا ہے۔

(جامع ترمذی ابواب الذھد باب ماجاء فی اخذ العال بعفہ)

تو صحبت کا اس قدر اثر ایک بڑے اور سمجھ دار آدمی کو ہوتا ہے تو بچے جو چھوٹی عمر میں عموماً دوسروں کی ہر بات میں نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان پر بری صحبت کا کس قدر اثر ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود بچوں کی صحبت کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔

اگر تم اپنے بچوں کو عیسائیوں، آریوں اور دوسروں کی صحبت سے نہیں بچاتے یا کم از کم نہیں بچانا چاہتے تو یاد رکھو کہ نہ صرف اپنے اوپر بلکہ قوم پر اور (۔) پر ظلم کرتے اور بہت بڑا بھاری ظلم کرتے ہو۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ گویا تمہیں (۔) کے لئے کچھ غیرت نہیں۔ نبیؐ کریم کی عزت تمہارے دل میں نہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 45)

اسی طرح حضرت مصلح موعود بچوں کی صحبت کے بارے احتیاط کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

بہت سی خرابیاں صرف ابتدائی غفلت سے پیدا ہوتی ہیں۔ ماں اپنے بچے کو باہر بھیج کر خوش ہوتی ہے کہ مجھے کچھ فرصت مل گئی ہے۔ لیکن اسے کیا معلوم ہے کہ میرا بچہ کن کن صحبتوں میں گیا اور مختلف نظاروں سے اس نے اپنے اندر کیا۔ برے نقش لئے جو اس کی آئندہ زندگی کے لئے نہایت ضرر رساں ہوسکتے ہیں۔ پس احتیاط کرو کہ اس وقت کی تھوڑی سی احتیاط بہت سے آنے والے خطروں سے بچانے والی ہے۔ خود نیک بنو اور خدا پرست بنو کہ تمہارے بچے بھی بڑے ہو کر نیک اور خدا پرست ہوں۔ (الازھار لذوات الخمار صفحہ 2)

پھر چونکہ بچپن کی عادات بچوں میں بہت پختہ ہوجاتی ہیں اور بری عادات بعد میں ساری زندگی نقصان کا باعث بنتی ہیں ان میں ایک جھوٹ کی بہت بری عادت ہے اور یہ عادت عموماً ان بچوں میں پیدا ہوتی ہے جو اپنے اردگرد جھوٹ بولنے والوں کو دیکھیں۔ مائیں عموماً بچوں سے جھوٹ بولتی ہیں یا ان کے سامنے کسی اور کے ساتھ جھوٹ بولتی ہیں تو بچہ ان تمام باتوں کو اپنے اندر جذب کرتا ہے اور خود جھوٹ بولنے کا عادی ہوجاتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بیان فرماتے ہیں۔

آنحضرتؐ تو اس حد تک فرماتے تھے کہ اگر تم اپنے بچے کو چیز دینے کے لئے بلاؤ اور پھر نہ دو تو تم نے جھوٹ بولا ہے یعنی کہ مذاق میں بھی ایسی بات نہیں کرنی، ٹالنے کے لئے بھی ایسی بات نہیں کرنی۔ پھر آپؐ نے فرمایا کسی شخص کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔ تو دیکھیں اس باریکی سے جا کر اگر اپنا جائزہ لیں تو پتہ چلے گا کہ کس حد تک ہم سے بے احتیاطیاں ہوجاتی ہیں۔ کس حد تک احتیاط کی ضرورت ہے کس حد تک پھونک پھونک کر قدم اُٹھانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بچہ اپنے ماں باپ کے زیر اثر رہ کر اور خاص طور پر ایک عمر تک ماں کے زیر اثر رہ کر وہی کچھ سیکھتا ہے جو ماں کا عمل ہو، چاہے آپ اس کو وہ باتیں کہہ رہی ہوں یا نہ کہہ رہی ہوں غیر محسوس طریقہ پر یا لاشعوری طور پر وہ چیزیں سیکھ رہا ہوتا ہے یا اثر قبول کر رہا ہوتا ہے۔

(الازھار لذوات الخمار جلد سوم حصہ اول صفحہ 296,295)

بچوں کو چھوٹے چھوٹے اخلاق سکھانے کی بھی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ جو بچے کی شخصیت کو مزید نکھارنے کا باعث بنتے ہیں۔ اگر ان معمولی معمولی باتوں کو مدنظر رکھا جائے تو نہ صرف معاشرے میں اس کو ایک مقام ملتا ہے بلکہ وہ اپنے اندر بھی اعتماد محسوس کرتا ہے تو آنحضرتؐ نے معمولی معمولی باتوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا اور اپنے عمل سے آداب سکھائے اور ہمیں ان پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی۔ مثلاً بچوں کو بڑوں کا ادب کرنے کی تاکید فرمائی۔ بچوں کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ جو مجھ سے بڑا ہے چاہے جیسا بھی ہو اس کی عزت کرنی ہے۔ والدین عموماً بچوں کے سامنے دوسروں کی برائیاں کر دیتے ہیں لیکن وہ یہ نہیں سوچتے کہ بچے ان باتوں سے کیا اثر لیتے ہیں۔

پھر کھانے کے آداب ہیں۔ عموماً کھانے کے آداب سکھانے پر کم ہی توجہ دی جاتی ہے لیکن جب بچے کسی محفل میں آداب کا خیال نہیں رکھتے تو شرمندگی اور پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔

حضرت عمروؓ بن ابی مسلم جو آنحضرتؐ کے ربیب تھے بیان فرماتے ہیں کہ میں بچپن میں آنحضرتؐ کے گھر میں رہتا تھا کھانا کھاتے وقت میرا ہاتھ تھالی میں پھرتی سے ادھر اُدھر گھومتا تھا حضورؐ نے میری اس حرکت کو دیکھ کر فرمایا

اے بچے کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اپنے آگے سے کھاؤ اس وقت سے لے کر میں ہمیشہ رسول اللہؐ کی اس نصیحت کے مطابق کھانا کھاتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الاطعمہ باب التسمیۃ علی الطعام والاکل بالیمین)

تو دیکھیں کہ کس قدر کھانے کے آداب کا بھی خیال رکھا جاتا۔ پھر اسی طرح ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت علیؓ کے بیٹے حسنؓ نے صدقہ کی ایک کھجور منہ میں ڈال لی تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ چھی چھی تم جانتے نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب من تکلم بالفارسیۃ)

اب اس کا عام طور پر یہ مطلب لیا جاتا ہے اور وہ ٹھیک ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ مجھ پر اور میری اولاد پر صدقہ حرام ہے لیکن حضرت مصلح موعودؓ نے اس کی ایک اور بھی تشریح فرمائی، فرمایا اس کا مطلب یہ تھا کہ تم نے کام خود کر کے کھانا ہے نہ کہ دوسروں کے لئے بوجھ بننا۔ تو یہ کتنے سارے سبق بچپن میں ہی نبی اللہ نے اپنے بچوں کو دیئے۔

پھر بچوں سے ہمیشہ عزت سے پیش آنا چاہئے ان کی شخصیت کا احترام بھی ضروری ہے۔ بچے کو بلا وجہ ڈانٹنے ڈپٹنے مارنے خوف دلانے دھمکی دینے یا نکما یا نالائق کہتے رہنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ بچے کی اخلاقی اصلاح کے دو ہی طریقے ہیں مارنا، ڈانٹنا یا دھمکی دینا وغیرہ اور دوسرا طریقہ پیار اور احترام و عزت سے سمجھانا اور ہمارے دین نے اور نبی کریمؐ نے پیار و احترام سے سمجھانے کو زیادہ پسند فرمایا ہے۔

ایک حدیث میں ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اپنے بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔

(سنن ابن ماجہ ابواب الادب باب برالوالد)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا تھا کہ جو اپنے بچوں کے ساتھ شروع ہی سے عزت سے پیش آتے ہیں ان کے بچے بھی بڑے ہو کر ان کی عزت کرتے ہیں اور باہر دوسروں کی بھی عزت کرتے ہیں اور یہ سلسلہ آگے نسلاً بعد نسلٍ چلتا رہتا ہے اس لئے بچوں کو معمولی اور حقیر سمجھ کر بے وجہ جھڑکنا نہیں چاہئے اور جہاں تک ممکن ہو ان سے عزت کا سلوک کیا کرو۔

(الازھار لذوات الخمار جلد سوم حصہ اول صفحہ 16)

اگر بچے نہیں سلجھتے تو بچوں کو بہت زیادہ مارنے کی دھمکی دینے یا خوف دلانے سے بہتر ہے کہ ان کے لئے دعا کی جائے اور محبت سے سمجھایا جائے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے گویا بدمزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے..... اگر کوئی شخص خود دار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقت مناسب پر کسی حد تک بچہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے...... جس طرح اور جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب ٹھہرا لیں اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 308، 309)

حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تین دعائیں بلاشک قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور باپ کی بیٹے کے متعلق دعا۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 104)

یعنی والدین کو تربیت کے ساتھ ساتھ اولاد کے لئے خاص طور پر دعا کرنی چاہئے۔ کیونکہ دعا ایک ایسی چیز ہے جو ناممکن کو بھی ممکن میں بدل سکتی ہے۔ اپنی اولاد کے لئے ہر وقت نیک فرمانبردار اور خادم دین ہونے کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں اور بچے جب خود سمجھ دار ہو جائیں تو ان کو خود بھی اپنے لئے دعا کرنی چاہئے۔ والدین کو چاہئے کہ وہ اپنی اولاد کو دعا کی عادت ڈالیں اور ان کو بتائیں کہ جو کچھ مانگنا ہے خدا سے مانگیں جو بے نیاز ہے اگر چاہے تو سب کچھ دے سکتا ہے نہ کہ کسی اور سے مانگیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں۔

یاد رکھو کہ ابتداء کی عادات لڑکپن اور جوانی کی بدعادتیں ایسی طبیعت ثانی بن جاتی ہیں کہ آخر ان کا نکلنا دشوار ہو جاتا ہے پس ابتداء میں دعا کی عادت ڈالو اور اس ہتھیار سے کام لو کہ کوئی عادت بچپن میں نہ پڑ جاوے بڑے بڑے اپنی اولاد کے واسطے دعائیں کریں کہ ابتداء میں عادات نیک ان کا نصیب ہوں۔

(خطبات نور صفحہ 217۔ پرانا ایڈیشن)

پس سب کو یہ دعا بہت پڑھنی چاہئے۔

''اے ہمارے رب ہماری بیویوں کو اور ہماری اولاد کو ہمارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنا اور ہمیں متقیوں کے لئے رہنما بنا''۔

(الفرقان 75)

پس اے احمدی عورتو! تم اپنے اس اعلیٰ مقام کو پہچانو اور اپنی نسلوں کو معاشرے کی برائیوں سے بچاتے ہوئے ان کی اعلیٰ اخلاقی تربیت کرو اور اس طرح سے اپنی آئندہ نسلوں کے بچاؤ کی ضمانت بن جاؤ۔ اللہ ان لوگوں کی مدد نہیں کرتا جو اس کے احکام کو وقعت نہیں دیتے اللہ آپ کو اپنا مقام سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ اپنی آئندہ نسل کو سنبھالنے والی بن سکیں۔ آمین

(الازھار لذوات الخمار جلد سوم حصہ اول صفحہ 220)

اچھی فصلیں چاہتے ہو تو اچھا بیج ہی بونا ہوگا
ہنسو گے ساتھ ہنسے گی دنیا بیٹھ اکیلے رونا ہوگا

مکرم نوید احمد منگلا صاحب

الفضل کا میری زندگی میں کردار

الفضل میری زندگی میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ الفضل جیسا کہ نام سے ظاہر ہے خدا کا ایسا فضل ہے جو میری زندگی کو خدا کے فضلوں سے بھر دیتا ہے۔ الفضل میری روحانی و علمی پیاس بجھانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

میں ہر صبح جب بھی الفضل کا مطالعہ کرتا ہوں تو سب سے پہلے میری نظر میرے محسن اور پیارے آقا نبی پاک ﷺ کے ارشادات پر پڑتی ہے جو میری روح میں سرایت کر جاتے ہیں۔ پھر میرے آقا اور اس زمانے کے امام حضرت مسیح موعود کے ارشادات پڑھتا ہوں تو ایسا لگتا ہے جیسے میری روح کو آج انہی ہدایات اور فرمودات کی ضرورت تھی۔

کئی دفعہ ایسا بھی ہوا کہ یاس اور نا امیدی اپنی آخری حد کو پہنچ گئی تو یہ الفضل ہی تھا جسے پڑھ کر دوبارہ حوصلہ اور نئی زندگی ملی۔

الفضل میرے سامنے ہر روز میرے نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کی زندگی کے مختلف گوشے کھول کھول کر رکھتا ہے تا میں اپنی اصلاح کر سکوں اور اپنی زندگی کا حصہ بنا لوں اور رضائے باری تعالیٰ کا وارث ٹھہروں۔

الفضل میرا تعلق میرے پیارے امام سے مضبوط کرواتا ہے اور مجھے ہر آن اس بات سے آگاہ رکھتا ہے کہ میرا امام مجھے کس طرف بلا رہا ہے اور اس پُرفتن دور میں کس طرف میری رہنمائی کر رہا ہے۔

الفضل میری علمی پیاس بجھاتا اور میرے جنرل نالج میں اضافے کا باعث ہے۔ اور نت نئی ایجادات سے متعارف کرواتا ہے۔

الفضل مجھے میرے دوستوں اور احباب کی خوشیوں، غموں میں شامل ہونے کا موقع دیتا ہے اور اسی طرح میرے غموں اور خوشیوں کو دوستوں تک بغرض دعا پہنچاتا ہے۔

الفضل مجھے ایسا مضامین کا ذخیرہ بخشتا ہے جو میرے لئے نہایت مفید ہوتا ہے کیونکہ وہ ایسے لوگوں کے قلم سے نکلے ہوئے الفاظ ہوتے ہیں جو نہایت محنت اور دیانتداری سے فقط رضائے باری کے حصول کے لئے انہیں تحریر کرتے ہیں۔

الفضل میرا قیمتی وقت ضائع ہونے سے ایسے بھی بچاتا ہے کہ نہایت مختصر طور پر ملکی اخبارات سے اہم خبریں مجھ تک بغیر کسی محنت شاقہ کے پہنچا دیتا ہے۔

بطور 'شکریہ الفضل' چند شعر یونہی زباں پر آ گئے۔

ارشاد پاک مجھ کو سناتا ہے الفضل
بچھڑے ہوؤں کو پھر یہ ملاتا ہے الفضل
یاد خدا میں محو کراتا ہے الفضل
پھر اطمینان قلب دلاتا ہے الفضل
ہر صبح نو نوید سناتا ہے الفضل
اٹھو اٹھاؤ در پہ جو آیا ہے الفضل

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

مسلمان سائنس دانوں کی علم ہیئت میں غیر معمولی دلچسپی

اور دشت سنجار میں زمین کے محیط کی پیمائش کا کارنامہ

علم ہیئت کے سلسلہ میں مامون الرشید کے زمانے میں ایک کارنامہ زمین کے محیط کی پیمائش کا ہے۔علم وفن کی ترقی کے لحاظ سے مامون الرشید کا دَور تاریخ اسلام میں اہم ترین دَور ہے۔ بنو عباس کے اس خلیفہ کو علم وفن سے فطری مناسبت تھی۔اس کا پورا نام ابو العباس عبداللہ المامون تھا لیکن مامون الرشید سے عام طور پر یاد کیا جاتا ہے اس کا دور حکومت بیس سال پر محیط ہے یعنی 198ھ (مطابق813ء) سے 218ء (مطابق833ء) اس سے قبل یونانی دَور میں زمین کے محیط کی پیمائش ہو چکی تھی لیکن اس میں اصلاح ضروری تھی۔اس مقصد کے لئے جن نامور ہیئت دانوں کی ٹیم بنائی گئی وہ مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل تھی۔

1۔ترکستان کے شہر فرغانہ میں پیدا ہونے والا نامور ہیئت دان احمد ابن محمد ابن کثیر فرغانی۔

2۔بنو موسیٰ یعنی موسیٰ بن شاکر کے تین بیٹے محمد بن موسیٰ بن شاکر، احمد بن موسیٰ بن شاکر، حسن بن موسیٰ بن شاکر۔ یہ سب یحیٰ بن منصور رصد گاہ مامونی کے سٹاف ممبر کے شاگرد تھے جنہیں مامون الرشید نے ان کی تعلیم کے لئے مقرر کیا تھا۔

3۔علی بن عیسیٰ اصطرلابی (یہ مامون کی رصد گاہ کے شعبہ آلات میں سند بن علی کا نائب تھا) اور ہیئت کے آلات بالخصوص اصطرلاب بنانے میں غیر معمولی مہارت رکھتا تھا۔اس وجہ سے اصطرلاب کے لقب سے مشہور ہو گیا۔)

اصطرلاب کی سب سے ترقی یافتہ قسم سرس (Sextant) کہلاتی ہے۔

4۔خالد بن عبدالمالک یہ رصد گاہ مامونی کے نامور ہیئت دانوں میں سے تھا۔

زمین کا محیط معلوم کرنے کا طریق یہ تھا کہ اصطرلاب اور سرس جیسے آلات سے کسی وسیع میدان کے ایک سرے پر قطب ستارے کی بلندی زاویے میں معلوم کی جائے اور جو بھی زاویہ نکلے اس سے ایک درجہ بڑے زاویے کے لئے شمال کی طرف سفر کریں اور جہاں مثلاً 32 ڈگری سے 33 ڈگری زاویہ پڑھا جائے وہ فاصلہ ناپ کر 360 سے ضرب دے لیں۔ان ہیئت دانوں نے اس مقصد کے لئے ایک وسیع میدان کا انتخاب کیا جو کوفے کے شمال میں تھا اور دشت سنجار کہلاتا تھا اس کے اندر دو مقامات کے درمیان جو ''رقہ'' اور ''تدمہ'' کے ناموں سے موسوم تھے یہ مشاہدات کئے گئے ان کے لئے بہترین قسم کے اصطرلابوں اور سرسوں سے کام لیا گیا جن میں ڈگریوں کے نیچے منٹوں تک پیمائش کی جا سکتی تھی۔ان مامونی عہد کے ہیئت دانوں نے زمین کا جو محیط نکالا وہ 25009 میل بنتا تھا جو موجودہ اصل پیمائش 24858 میل سے 0.6 فیصدی زیادہ ہے۔

اس سے قبل اہل یونان کے پال دانیوس (POLEIDONIUS) نے زمین کا محیط ناپنے میں 9 فیصد کی غلطی کی تھی اور اہل ہند کے آریا بھاٹ نے 12 فیصد کی غلطی کی تھی لیکن عہد مامون کی نویں صدی عیسوی میں پیمائش جب کہ SURVEY INSTRUMENTS ابھی زیادہ ترقی یافتہ نہیں تھے موجودہ پیمائش سے صرف 0.6 فیصدی غلط ہے جو کہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

یہ اتنا بڑا کارنامہ تھا کہ مولانا الطاف حسین حالی نے اس شاندار کارنامے کا ذکر اپنی مسدس میں ان اشعار میں درد بھرے رنگ میں کیا ہے۔

وہ سنجار کا اور کوفہ کا میداں
فراہم ہوئے جس میں مساح دوراں
کرہ کی مساحت کے پھیلائے ساماں
ہوئی جزو سے قدر کل کی نمایاں
زمانہ وہاں آج تک نوحہ گر ہے
کہ عباسیوں کی سبھا وہ کدھر ہے

علم ہیئت میں محمد بن جابر البتانی ALBATENIUS (وفات 929ء) کا نام بڑا نمایاں ہے البیرونی کے مطابق یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے اعلیٰ پائے کی کروی اصطرلاب (Spherical Astrologers) بنائی تھی۔

قرون اولیٰ کے مسلمان سائنس دانوں نے اور علوم کے علاوہ علم ہیئت کے میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے علم ہیئت پر یونانی علوم کو آگے بڑھایا بغداد سے آغاز کر کے سمرقند سے اندلس تک اور مصر اور کئی اور جگہوں پر مشاہدات اجرام فلکی کے لئے رصد گاہیں (Observatories) بنائیں۔دوربین ایجاد کی جسے اصطرلاب کہتے تھے اسی طرح سرس (Sextant) جیسے آلات ایجاد کئے اور علم ہیئت پر وسیع پیمانے پر لٹریچر چھوڑا کہتے ہیں ہیئت پر اسلامی دور میں جو کتابیں لکھی گئیں ان میں تین کتابیں اس فن میں شاہکار کی حیثیت رکھتی ہیں ان کتابوں میں پہلا درجہ دسویں صدی کے عبدالرحمٰن صوفی (ولادت 903ء) کی کتاب الکواکب الثابت (Fixed Stars) کا ہے باقی دو کتابیں گیارھویں صدی کے ابن یونس اور پندرھویں صدی کے الغ بیگ کی تصانیف ہیں۔ابن یونس کا پورا نام ابوالحسن علی بن ابوسید عبدالرحمٰن بن احمد بن یونس تھا۔رصد گاہوں کا آغاز خلافت عباسیہ میں مامون الرشید کے دور سے ہوا۔اسی نے بغداد اور قاسیوں میں رصد گاہیں بنوائیں۔علم وفن کی ترقی کے لحاظ سے مامون الرشید کا دَورِ حکومت اہم ترین دَور ہے۔ اس نے دارالحکمت قائم کیا اور سقراط، ارسطو، افلاطون، بقراط، جالینوس، اقلیدس اور بطلیموس اور دیگر یونانی فلاسفروں اور حکیموں کی کتابیں اکٹھی کر کے تراجم کروائے اور ریسرچ سیل قائم کئے۔ادھر اندلس میں ایک اموی شہزادہ حکمران بن بیٹھا اور 756ء سے اس خاندان کی وہاں حکومت قائم ہوئی انہوں نے اپنے ملک میں عباسیوں سے بڑھ چڑھ کر کام کئے۔ان دنوں کی یادیں مولانا الطاف حسین حالی اپنی مسدس میں لکھتا ہے۔

سمرقند سے اندلس تک سراسر
انہی کی رصدگاہیں تھیں جلوہ گستر
سواد مراغہ میں اور قاسیوں پر
زمیں سے صدا آرہی ہے برابر
کہ جن کی رصد کے یہ باقی نشاں ہیں
وہ اسلامیوں کے منجم کہاں ہیں

اندلس میں اسلامی سلطنت کے آخری دَور میں طلیطلہ میں ابو اسحاق ابراہیم بن یحیٰ نقاشی الزرقالی (ARZACHEL) پیدائش 1029ء نے اصطرلاب کی ایک بہت ترقی یافتہ قسم ایجاد کی جو صدیوں تک یورپ میں مقبول رہی زرقالی نے زمین کی محوری گردش کا نظریہ بھی پیش کیا تھا۔

ابو سعید احمد بن محمد بن عبدالجلیل سجستانی (951-1024ء) نے گردش زمین کا نظریہ پیش کیا۔یہ شخص کوپرنیکس (Coppernicus) سے چھ سو سال پہلے گزرا ہے جسے آج کل اس نظریے کا بانی مانا جاتا ہے کہ مرکز کائنات سورج ہے اور زمین سمیت تمام اجرام فلکی سورج کے گرد گردش کرتے ہیں۔

اسلامی دور کا آخری نامور سائنس دان ابو عبداللہ نصیر الدین محمد بن حسن طلوس (وفات 1275ء) بھی ریاضی اور ہیئت کا اعلیٰ درجے کا عالم تھا اس نے نامساعد حالات میں ہلاکو خان کے زمانے میں اُسے ان علوم کی طرف مائل کیا اور مراغہ میں رصدگاہ بنوائی اور ایک بڑی لائبریری بنوا کر اسلامی دَورِ عروج کی بچی کھچی 4 لاکھ کتابیں اکٹھی کروائیں۔نیشا پور کی رصدگاہ اس سے پہلے سلجوقی حکمرانوں کے تحت عمر خیام (پیدائش 1039ء) نے بنوائی تھی وہ ملک شاہ سلجوقی کی رصدگاہ سے بطور شاہی ہیئت دان Royal Astronomer منسلک تھا اس نے (اصفہان میں بھی ایک رصدگاہ بنوائی تھی اور وہاں بھی افسر اعلیٰ کے طور پر کام کرتا رہا۔اس کے ساتھ سات اور نامور ہیئت دان بھی تھے انہوں نے اصفہان کی رصد گاہ سے جو مشاہدات کئے اُن میں سب سے اہم شمسی سال کی پیمائش ہے (365 دن 5 گھنٹے 49 منٹ) اسی نے تقویم جلالی کی تدوین کی۔

غرض یہ کہ اسلامی دور کے سائنس دانوں کا ہیئت نہایت مرغوب مضمون تھا اور اس شاخ کے ماہرین کی تعداد سب سے زیادہ ہے آج ہیئت اور Space میں جو ترقیات ہو رہی ہیں ان کی بنیادی معلومات مسلمان ہیئت دانوں کی ہی دریافت کردہ ہیں۔

حقوق العباد کا پہلو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے۔خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے۔مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نمائش اور نمود کے لئے جو اخلاق برتے جائیں وہ اخلاق خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتے اور ان میں اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔اس طرح پر تو بہت سے لوگ سرائیں وغیرہ بنا دیتے ہیں۔ان کی اصل غرض شہرت ہوتی ہے اور اگر انسان خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کرے تو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو۔اللہ تعالیٰ اسے ضائع نہیں کرتا اور اس کا بدلہ دیتا ہے۔میں نے تذکرۃ الاولیاء میں پڑھا ہے کہ ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بارش ہوئی اور کئی روز تک رہی۔ان بارش کے دنوں میں میں نے دیکھا کہ ایک اسّی برس کا بوڑھا گبر ہے جو کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا ہے۔میں نے اس خیال سے کہ کافر کے اعمال حبط ہو جاتے ہیں اس سے کہا کہ کیا تیرے اس عمل سے تجھے کچھ ثواب ہو گا؟ اس گبر نے جواب دیا کہ ہاں ضرور ہو گا۔پھر وہی ولی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جو میں حج کو گیا تو دیکھا کہ وہی گبر طواف کر رہا ہے۔اس گبر نے مجھے پہچان لیا اور کہا کہ دیکھو ان دانوں کا مجھے ثواب مل گیا یا نہیں؟ یعنی وہی دانے میرے اسلام تک لانے کا موجب ہو گئے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص216)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عطاء العلیم شاہد صاحب مربی سلسلہ L-6/11 ضلع ساہیوال تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 13 دسمبر 2013ء کو عزیزم دانیال احمد اور ربیقہ نذیر، بچگان مکرم نذیر احمد صاحب L-6/11 ضلع ساہیوال کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ اس موقع پر خاکسار نے دونوں بچوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعزاز

بفضل اللہ تعالیٰ نصرت جہاں کالج (بوائز) ربوہ کی متعدد ٹیموں نے پنجاب یوتھ فیسٹول کے ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لے کر ویٹ لفٹنگ 50Kg، 55Kg، 60Kg، کراٹے 50Kg، 55Kg اور 60Kg اور ٹیبل ٹینس میں اول، جبکہ شطرنج، باسکٹ بال، فٹ بال، ہاکی اور والی بال میں دوم پوزیشنز حاصل کیں۔

ادارہ ہٰذا کی ٹیبل ٹینس ٹیم نے ڈویژنل مقابلہ جات میں ضلع چنیوٹ کی نمائندگی کرتے ہوئے اول پوزیشن حاصل کی اور اب صوبائی سطح کے مقابلہ جات میں فیصل آباد ڈویژن کی نمائندگی کرے گی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے ہماری راہنمائی اور مدد فرمائے۔ (پرنسپل نصرت جہاں کالج بوائز)

نکاح و تقریب شادی

مکرمہ عطیہ تبسم صاحبہ زوجہ مکرم ملک نور احمد سوبھی صاحب دارالانوار ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

مورخہ 30 دسمبر 2013ء کو مغل بینکوئیٹ ہال ربوہ میں خاکسار کی بیٹی مکرمہ صبغۃ الرحمٰن صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم باسل فاران داؤد سوبھی صاحب ولد مکرم داؤد احمد سوبھی صاحب آف کینیڈا کے ساتھ محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ نے مبلغ دس ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر کیا اور دعا کروائی۔ دلہا اور دلہن مکرم عنایت اللہ پٹواری صاحب سابق صدر شادیوال ضلع گجرات کے نواسہ و نواسی ہیں۔ دلہن مکرم حاجی غلام محمد سوبھی صاحب سابق صدر سلانوالی ضلع سرگودھا کی پوتی جبکہ دلہا مکرم حاجی خان محمد صاحب سوبھی 133 شمالی ضلع سرگودھا کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو بابرکت کرے، ہماری نسلوں کو خلافت سے وابستہ رکھے اور خدمت احمدیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم لئیق احمد صاحب کارکن نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسحٰق صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کو شوگر اور بلڈ پریشر کی وجہ سے مورخہ 17 فروری 2014ء کو فالج کا اٹیک ہوا ہے۔ والدہ صاحبہ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ علاج جاری ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم ملک منیر احمد صاحب کارکن دفتر منصوبہ بندی کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک مجید احمد صاحب آف کراچی ایک عرصہ سے بیمار ہیں اور ایک ہفتہ سے طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم تسنیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ شہر تحریر کرتے ہیں۔

محترمہ امۃ السبوح صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبدالسمیع خاں صاحب سیکرٹری وقف جدید شیخوپورہ شہر مورخہ 10 فروری 2014ء کو بقضائے الٰہی انتقال کر گئیں۔ مرحومہ کی عمر 57 سال تھی۔ مرحومہ کو عرصہ دراز تک بطور سائقہ لجنہ اماء اللہ حلقہ مچھلی فارم جنڈیالہ روڈ شیخوپورہ خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ نے اخلاص اور جانفشانی سے اس عہدہ کو نبھایا۔ مرحومہ مکرم ملک محمد دین صاحب شہید اسیر راہ مولیٰ کی صاحبزادی اور مکرم عبدالحمید عاجز صاحب درویش قادیان کے بڑے بھائی مکرم ملک عبدالعزیز صاحب کی بہو اور خاکسار کی سمدھن تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مورخہ 10 فروری کو بعد از نماز عشاء بیت المبارک ربوہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ نے اپنی یادگار خاوند، دو بیٹے مکرم کامران سمیع ملک صاحب اور مکرم عدنان سمیع ملک صاحب چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات کرے، اعلیٰ علّیین میں جگہ دے، لواحقین کو صبر جمیل اور ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مبشر احمد سہیل صاحب نائب صدر محلّہ دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب ناصر آباد جنوبی ربوہ مختصر علالت کے بعد 4 فروری 2014ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعمر 70 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ملنسار اور نیک خاتون تھیں۔ اپنوں و غیروں کے ساتھ ہمدردی کا جذبہ رکھنے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ 5 فروری کو بیت مبارک میں بعد نماز ظہر ادا کی گئی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے دعا کروائی۔

مرحومہ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب صوبیدار مرحوم چک نمبر 121 ج ب گوکھووال کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ کافی عرصہ والد صاحب کے ساتھ (سابق کارکن صدر انجمن احمدیہ) احمد آباد سٹیٹ سندھ میں مقیم رہیں۔ کچھ عرصہ کراچی گلشن حدید بھی رہیں۔ بعد ازاں ناصر آباد جنوبی ربوہ شفٹ ہو گئیں۔ لواحقین میں چار بیٹے، خاکسار، مکرم اظہر احمد صاحب، مکرم راشد محمود صاحب ربوہ، مکرم اسد محمود صاحب لندن، تین بیٹیاں مکرمہ شکیبہ ناز صاحبہ، مکرمہ امۃ الصبور صاحبہ ربوہ اور مکرمہ فائزہ ہما صاحبہ جرمنی چھوڑی ہیں۔ نیز پوتے پوتیاں و نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری والدہ مرحومہ کے درجات بلند کرے، جوار رحمت میں جگہ دے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے نیز ان کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

آپ کی بیماری کے دوران جن احباب نے ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھا اور ان کی وفات پر جو عزیز و اقارب خواتین و حضرات ہمارے غم میں برابر کے شریک رہے۔ اندرون و بیرون ملک سے بذریعہ فون ہماری ڈھارس بندھائی۔ خاکسار بذریعہ الفضل سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے اور احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد رفیق صاحب ترکہ
مکرم رحیم بخش صاحب)

مکرم محمد رفیق صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد محترم رحیم بخش صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 17 بلاک نمبر 10 محلّہ دارالعلوم غربی برقبہ 10 مرلہ 7 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ خاکسار کے بھائی مکرم رشید احمد صاحب خاکسار کے حق میں دستبردار ہو چکے ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم رشید احمد صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم مجید احمد صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم محمد رفیق صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہٰذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔ (ناظم دالقضاء ربوہ)

تقریب تقسیم انعامات

(علمی مقابلہ جات خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے نظامت تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے تحت مورخہ 8 تا 15 فروری 2014ء آل ربوہ علمی مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا۔ اس کی افتتاحی تقریب مورخہ 8 فروری کو بعد نماز مغرب وعشاء ایوان قدوس میں منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر رشتہ ناطہ تھے۔ آپ نے خدام کو قیمتی نصائح اور دعا کے ساتھ علمی مقابلہ جات کا باقاعدہ آغاز کیا۔ ان مقابلہ جات میں تلاوت قرآن کریم، نظم تقریر اردو، تقریر اردو فی البدیہہ، تقریر انگریزی، دعوت الی الصلوٰۃ، بیت بازی، پیغام رسانی اور مشاہدہ معائنہ جبکہ تحریری مقابلہ جات مطالعہ قرآن، مطالعہ کتب، خطبات امام اور مرکزی امتحان کے پرچہ جات شامل تھے۔ یہ تمام مقابلہ جات ایوان قدوس دفتر خدام الاحمدیہ مقامی میں کروائے گئے۔ مجموعی لحاظ سے 333 خدام نے مقابلہ جات میں شرکت کی۔ مورخہ 15 فروری 2014ء کو علمی مقابلہ کی اختتامی تقریب بعد نماز مغرب وعشاء ایوان قدوس میں ہی منعقد ہوئی۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم حافظ خالد افتخار احمد صاحب ناظم مال وقف جدید ربوہ تھے۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد مکرم فراست احمد راشد صاحب ناظم اعلیٰ علمی مقابلہ جات نے رپورٹ پیش کی۔ بعد ازاں محترم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح کیں۔ ان علمی مقابلہ جات میں مکرم صغیر احمد صاحب دارالصدر غربی لطیف مثالی خادم قرار پائے۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ آخر پر تمام تمام شرکاء کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کے تمام نوجوانوں کے علمی معیار کو بہت زیادہ بڑھائے اور دینی و دنیاوی علمی میدان میں ترقیات عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

12:00 pm	ہمبرگ میں استقبالیہ 5 دسمبر 2012ء
1:15 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 pm	فرنچ پروگرام 8 دسمبر 1997ء
3:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 دسمبر 2013ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:00 pm	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مئی 2008ء
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	ہمبرگ میں استقبالیہ 5 دسمبر 2012ء

تصحیح

مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بھانجی مکرمہ قرۃ العین صاحبہ کی شادی کا اعلان مورخہ 22 فروری 2014ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہوا۔ اس میں ایک فقرہ دوبارہ درستی کے شائع کیا جا رہا ہے۔ دلہن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی مرحوم واقف زندگی کی نواسی اور مکرم ڈاکٹر عبدالقادر بھٹی صاحب مرحوم سابق امیر گوجرانوالہ شہر کی پوتی ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

2 مارچ 2014ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:30 am	سٹوری ٹائم
4:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 فروری 2014ء
5:10 am	عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:55 am	الترتیل
6:25 am	جلسہ سالانہ جرمنی
7:30 am	سٹوری ٹائم
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 فروری 2014ء
9:10 am	سپاٹ لائیٹ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:25 am	یسرنا القرآن
11:50 am	گلشن وقف نو
1:20 pm	فیتھ میٹرز
2:20 pm	سوال وجواب 26 مارچ 1995ء
3:15 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 دسمبر 2012ء (سپینش ترجمہ)
5:20 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 فروری 2014ء
7:10 pm	Shotter Shondhane
8:15 pm	گلشن وقف نو
10:00 pm	کڈز ٹائم
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	گلشن وقف نو

3 مارچ 2014ء

12:30 am	ریئل ٹاک
2:00 am	پُرکشش کینیڈا
2:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 فروری 2014ء
4:00 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:10 am	گلشن وقف نو
7:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 فروری 2014ء
8:50 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	الترتیل

ربوہ میں طلوع وغروب 26۔فروری

طلوع فجر	5:18
طلوع آفتاب	6:37
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	6:05

فیصل ٹریڈنگ کمپنی اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ کے لئے تشریف لائیں۔
گھروں کی تعمیر اور ڈیکوریشن کی جاتی ہے
145۔ فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
Cell:0332-4828432,0300-4201198
طالب دعا: قیصر خلیل خاں

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph:
021-2724606
2724609
47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI
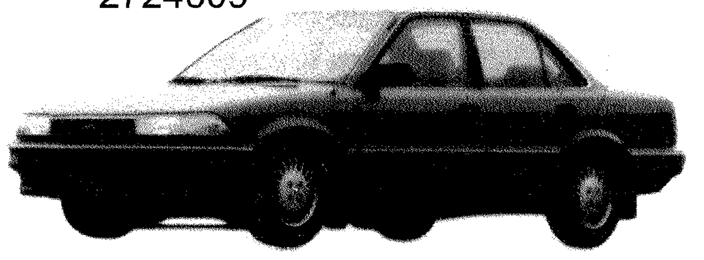
TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
فون نمبر 021-2724606
2724609
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

وردہ فیبرکس
(نقالوں سے ہوشیار)
میٹرک کی طالبات کیلئے خوشخبری
27 فروری کی پارٹی کے لئے مارکیٹ سے ہٹ کر جدید ڈیزائن کیلئے ڈریس صرف وردہ فیبرکس سے حاصل کریں
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

لگژری گاڑی برائے فروخت
گاڑی ٹویوٹا ALTIS 1-8 ماڈل 2006ء
رنگ 54,000 عمومی حالت تقریباً نئی
پینٹ اصلی پہلا، استعمال گھریلو صرف ایک ہاتھ پر
رابطہ: 03007704339

تاج نیلام گھر
ہر قسم کا پرانا گھریلو اور دفتری سامان کی خرید وفروخت کیلئے تشریف لائیں۔ مثلاً:۔ فرنیچر، کراکری A-C، فریج، کارپٹ، جوسر گرائنڈر اور کوئی بھی سکریپ
رحمٰن کالونی ڈگری کالج روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: شاہد محمود
03317797210
047-6212633

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092476212515
15 London Rd, Morden Sm4 5Ht
00442036094712

FR-10